Regd No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

یوم سہ شنبہ

۹ شعبان سنہ ۱۳۶۸ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۳	۷ احسان ۱۳۲۸ھش	۷ جون سنہ ۱۹۴۹ء	نمبر ۱۲۹

اخبار احمدیہ

ناصر آباد اسٹیٹ (سندھ) ۲ ماہ احسان۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اسہال کی وجہ سے ناساز ہے احباب دعا سے صحت فرمائیں۔

خاندان نبوت کے باقی افراد بخیریت ہیں۔ الحمد للہ!

حضور کی زیارت اور آپ کی اقتدا میں نماز ادا کرنے کے لئے احمدیہ اسٹیٹس کے گرد و نواح کے احمدی احباب کثیر تعداد میں تشریف لا رہے ہیں۔

ہائیڈرو الیکٹرک سنٹرل لیبر یونین کا نوٹس ہڑتال ناجائز ہے

یونین کے صدر کے حالیہ بیانات غلط اور گمراہ کن ہیں

لاہور ۶ جون۔ محکمہ اطلاعات مغربی پنجاب کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ہائیڈرو الیکٹرک سنٹرل لیبر یونین نے ۱۱ جون ۱۹۴۹ء کو چار گھنٹے تک علامتی ہڑتال کرنے کا جو فیصلہ حال ہی میں کیا ہے اسے مکمل طور پر ناجائز اور غیر دانشمندانہ قرار دیتے ہوئے چیف انجینئر محکمہ بجلی مغربی پنجاب بیان کرتے ہیں کہ یونین نے ہڑتال کا جو نوٹس دیا ہے وہ ناجائز ہے۔ کیونکہ صنعتی تنازعات کے ایکٹ مجریہ ۱۹۴۷ء کے تحت جو قواعد وضع کئے گئے ہیں، وہ صوبائی حکومت نے ابھی قبول نہیں کئے ہیں۔ اس صورت میں محکمہ ہڑتال میں حصہ لینے والے ملازمین کے خلاف انضباطی کارروائی کرنے میں حق بجانب ہوگا۔

چیف انجینئر کا بیان ہے کہ ہائیڈرو الیکٹرک سنٹرل لیبر یونین کے صدر مسٹر بختیار کے حالیہ بیانات غلط اور گمراہ کن ہیں۔ یونین نے وقتاً فوقتاً نئی مطالبات پیش کئے جن کے متعلق اس سے سرکاری نمائندوں نے مختلف مواقع پر تبادلہ خیالات کیا اور ۱۳ مئی ۱۹۴۹ء کو ایک مکمل جواب دیا گیا۔ انہیں یہ بھی اطلاع دی گئی کہ اگر وہ مزید گفتگو کرنا چاہیں تو ان کا وفد چیف انجینئر کو مل سکتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حکومت کے جواب پر یونین کے اس اجلاس میں مناسب غور نہیں کیا گیا۔ جس میں ۱۱ جون کو ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ بالکل ناجائز ہے۔ کیونکہ تمام متعلقہ مطالبات مثلاً ملازموں کو مستقل کرنے اور موزوں امیدواروں کو اسسٹنٹ انجینئروں کے گزیٹڈ عہدوں تک ترقی دینے کے مطالبہ کو حکومت تسلیم کر چکی ہے۔ اور اب اس پر عمل کیا جانے والا ہے۔ حکومت نے یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ جب محکمے کی مالی حالات اجازت دیں تو مفت بجلی اور وردی بہم پہنچانے کے مطالبے کو بھی منظور کیا جائیگا۔ مگر کئی ایسے مطالبے ہیں جن کے متعلق تصفیہ کرنا چیف انجینئر کا کام نہیں ہے۔ کیونکہ ان کا تعلق مغربی پنجاب کے دوسرے محکموں سے بھی ہے۔ بہر حال حکومت یونین کے ارکان کو یقین دلانا چاہتی ہے کہ وہ جہاں تک ہو سکے ان کی جائز شکایات کو دور کرنے کی بہت خواہشمند ہے۔ اور اگر وہ جلد بازی میں کوئی اقدام کریں تو وہ دانشمندانہ نہیں ہوگا اور حکام ان کی کسی طرح مدد نہیں کر سکیں گے۔

کھانڈ کا نیا نرخ

لاہور ۶ جون۔ محکمہ اطلاعات مغربی پنجاب کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ راشننگ کنٹرولر لاہور نے درآمد کردہ کھانڈ کا نرخ ۶ روپے ۵ آنے ۹ پائی اور تھوک ۵۷ روپے ۸ آنے ۹ پائی مقرر کیا ہے۔ یہ نرخ ۵ جون ۱۹۴۹ء سے لاہور کے راشننگ رقبہ میں نافذ العمل ہیں۔

عارضی صلح کی آخری تجاویز کو ہندوستان اور پاکستان نے غیر مشروط طور پر منظور نہیں کیا

تا حال باہمی اختلاف میں کوئی خاص کمی واقع نہیں ہوئی

سرینگر ۶ جون۔ کشمیر کمیشن نے آج ایک بیان جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں نے عارضی صلح کی تجاویز کو غیر مشروط طور پر منظور نہیں کیا ہے۔ آخری تجاویز کے جواب میں ہر دو حکومتوں کی طرف سے جو سربمہر لفافے موصول ہوئے تھے کمیشن نے انہیں یکم جون کو کھولا تھا۔ وہ اس دن سے ان جوابوں کی روشنی میں پوری توجہ کے ساتھ صورت حال کا مطالعہ کر رہا ہے۔ ان جوابوں کو پڑھ کر کمیشن اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ دونوں حکومتوں کے درمیان لڑائی بند ہونے کے بارے میں جو اختلاف تھا وہ کم نہیں ہوا ہے۔ اختلاف زیادہ تر فوجیں واپس ہٹانے اور باقیماندہ فوجوں کی تعینات کے بارے میں ہے

گذشتہ چھ ماہ کی کارگزاری پر روشنی ڈالتے ہوئے بیان کیا گیا ہے کہ ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء اور ۵ جنوری ۱۹۴۹ء کی قراردادیں اس مسئلہ کے حل کی طرف کافی وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالتی ہیں۔

اگرچہ ان سے اتفاق کرتے ہوئے دونوں حکومتوں نے یکم جنوری کو لڑائی بند کر دی۔ لیکن اس کے بعد چار مہینے کی مسلسل کوشش کے بعد عارضی صلح کے بارے میں دونوں حکومتیں کسی باہمی سمجھوتے پر نہ پہنچ سکیں۔ چنانچہ ۱۵ اپریل کو کمیشن نے اپنی طرف سے عارضی صلح کی تجاویز پیش کیں۔ جن کے نتیجے میں دونوں حکومتوں کے نقطہ نظر میں کم سے کم اختلاف رہ گیا۔ دونوں کو اور زیادہ قریب لانے کے لئے کمیشن نے ۲۰ اپریل کو مناسب ترمیم کے بعد ان تجاویز کو پھر پیش کیا۔ اب کمیشن دونوں کے جوابات کا بغور مطالعہ کر رہا ہے۔ اسے معاملہ کی اہمیت اور نزاکت کا پورا پورا احساس ہے اور اسے بالآخر کامیاب نتیجہ برآمد ہونے کا پورا بھروسہ ہے۔

فقیر ایپی سے معزولی کا مطالبہ

پشاور ۶ جون۔ فقیر ایپی کے ایک معتقد خاص مہر گل نامی نے ان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ جلد سے جلد گدی سے دستبردار ہو جائے یا اپنی موجودہ روش میں بنیادی تبدیلی کر کے پاکستان دشمنی کو ہمیشہ ہمیش کیلئے ترک کر دے کیونکہ پاکستان کی اسلامی مملکت کے خلاف جو تحریک اس نے جاری کر رکھی ہے وہ مسلمانوں کیساتھ بہت بڑی غداری کے مترادف ہے۔

ضمانت طلبی کیخلاف "احسان" کی اپیل

ڈویژنل بنچ میں سماعت شروع ہو گئی

لاہور ۶ جون۔ ممدوٹ وزارت کے آخری ایام میں حکومت نے احسان کی پچھلی اشاعتوں میں شائع شدہ کچھ مضامین کو قابل اعتراض ٹھہرا کر "احسان" اور اس کے پریس سے تین تین ہزار روپے کی ضمانتیں طلب کی تھیں۔ "احسان" نے اس حکم کو چیلنج کرتے ہوئے لاہور ہائیکورٹ میں اپیل دائر کر رکھی تھی۔ جس کی سماعت آج لاہور ہائیکورٹ میں فل بنچ کے سامنے شروع ہوئی۔

استغاثہ کی طرف سے مسٹر عبد العزیز ایڈووکیٹ جنرل پیش ہوئے۔ اور احسان کے کیس کی پیروی مسٹر محمود علی قصوری بار ایٹ لاء نے کی۔ ایڈووکیٹ جنرل نے الزام کی تائید میں قابل اعتراض مضامین کے بعض حصے پیش کئے اور کہا کہ یہ مضامین پریس ایمرجنسی ایکٹ کی زد میں آتے ہیں کیونکہ ملک معظم کی حکومت میں رہنے والے دو فرقوں کے درمیان منافرت پھیلانے کا موجب ہو سکتے ہیں۔ دوران میں شیعہ فرقے کے لوگوں کے جذبات کو ٹھیس لگی ہے۔

وکیل صفائی نے ڈیفنس پیش کرتے ہوئے بتایا کہ زیر بحث مضامین اس نوعیت کے نہیں ہیں کہ پریس ایمرجنسی ایکٹ کی زد میں آ سکیں۔ نیز انہوں نے کہا کہ جب سے کہ اس اخبار کی پالیسی ہمیشہ حکومت کے حق میں رہی ہے اور یہ اخبار ابتدا ہی سے مسلم لیگ کی تائید و حمایت کیلئے وقف رہا ہے اور موجودہ حکم جس کے تحت ضمانتیں طلب کی گئی ہیں محض سیاسی روش میں ایک فروعی اختلاف کا رد عمل ہے۔ وکیل صفائی کی طرف سے بحث ابھی جاری تھی کہ سماعت کل پر ملتوی کر دی گئی۔

(نامہ نگار)

پاکستان کا نیا دستور اسلامی قوانین کی روشنی میں مرتب کیا جائے گا

لنڈن ۶ جون۔ پاکستان مجلس دستور ساز اسمبلی کے صدر مسٹر تمیز الدین خاں نے کل یہاں ایک بیان دیتے ہوئے اعلان کیا کہ پاکستان کا نیا دستور جمہوریت اخوت اور مساوات کے وسیع اصولوں پر مرتب کیا جائے گا کہ جس کی رو سے حکومت ایسے حالات پیدا کرنے کی ذمہ دار ہوگی کہ مسلمان حقیقی معنوں میں اسلامی طریق پر زندگی بسر کر سکیں۔ آپ نے اس بات پر بھی زور دیا کہ اقلیتوں کو پوری پوری مذہبی اور ثقافتی آزادی حاصل ہوگی۔ نئے دستور کی نوعیت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ پاکستان کا نیا آئین امریکی دستور کے نقش قدم پر وفاقی طرز کا ہوگا۔ کیونکہ امریکی آئین اسلامی نظام حکومت کے نسبتاً قریب ہے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

عہدیدارانِ تحریکِ جدید

(۱) اگر آپ تحریکِ جدید کے عہدیدار ہیں۔ تو یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا آپ پر یہ خاص فضل ہؤا ہے۔ اور اگر آپ اپنی ذمہ واری کو صحیح طور پر ادا کریں گے۔ تو یہ آپ کے لئے بہت بڑی برکات کا موجب ہوگا۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اگر وہ (سیکرٹریان تحریکِ جدید) سمجھیں کہ سلسلہ کی ذمہ واری ہم پر ہے۔ اور محنت سے کام کریں۔ تو یقیناً یہی کام ان کے لئے بہت بڑا مجاہدہ بن سکتا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں وُہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں"

"مجاہدات بھی ہر زمانہ کے علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ اس زمانہ میں تبلیغ اور نظام جماعت کی تکمیل کے مجاہدے زیادہ مقبول ہیں۔ اگر ہمارے سیکرٹری تندہی سے کام کریں۔ تو اس میں وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں"

(۲) تحریکِ جدید کی دو اہم ضروریات آپ کی فوری توجہ کی محتاج ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ دفتر اول موجودہ سکیم کے لحاظ سے آئندہ چار سال کے بعد ختم ہو جائیگا۔ اس سے قبل دفترِ دوم یعنی نوجوانوں کی دوسری پانچ ہزاری فوج کا مضبوط ہونا نہایت ضروری ہے۔ اور اس کے لئے اس دفتر کے وعدے کم از کم پانچ لاکھ تک پہونچنے چاہئیں۔ آپ کی جماعت کا کوئی کمانے والا فرد ایسا نہ ہونا چاہیئے۔ جو تحریکِ جدید میں شامل نہ ہو۔

(۳) دوسرا امر جس کی طرف آپ کی فوری توجہ کی ضرورت ہے دفترِ دوم کا بقایا ہے۔ گزشتہ سال بلکہ اسکے سابقہ سالوں کے بھی خاصے وعدے ابھی واجب الادا ہیں۔ اسکے لئے آپ کوشش فرمائیں۔ کہ یہ تمام رقوم جلد از جلد وصول ہو جائیں۔

(۴) ماہِ جون میں ہر دو امور کے متعلق سرگرم کوشش فرمائیں۔ اور اپنی کارگزاری کی اطلاع دفتر ہذا کو دیں۔ تا آپ کا نام سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کیا جائے۔

نائب وکیل المال تحریکِ جدید

روزنامہ ـــــ الفضل ـــــ لاہور

۷ جون ۱۹۴۹ء

اکمال دین

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں جو جلسہ مذاہب لاہور میں پڑھا گیا تھا۔ اور جو متفقہ رائے سے بہترین قرار دیا گیا تھا۔ قرآن کریم کے حوالوں سے نہائت وضاحت سے ثابت کیا ہے۔ کہ یہی دین یعنی اسلام کا منتہائے مقصود انسان کو حیوانی سطح سے اٹھا کر قرب الٰہی کی بلندیوں کی طرف راہ نمائی کرنا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اسلام انسان کو بتدریج حیوان سے انسان انسان سے بااخلاق انسان اور بااخلاق انسان سے باخدا انسان بناتا ہے۔

آپ نے قرآن کریم سے مثالیں دے کر واضح کیا ہے۔ کہ قرآن کریم جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے انسانی زندگی کی راہ نمائی کے لئے آخری ہدایت نامہ ہے کس طرح نہ صرف انفرادی زندگی کے مدارج طے کرنے کے لئے ہدایات دیتا ہے۔ بلکہ اجتماعی حیات کے لئے بھی مکمل اصول پیش کرتا ہے۔ اور نہ صرف متمدن انسان کے لئے ارتقائی لائحہ عمل بتاتا ہے۔ بلکہ انسان کی جنگلی حالت سے لے کر انتہائی متمدن حالت تک کے لئے ایک تدریجی پروگرام دیتا ہے۔ اسلام صرف یہ نہیں کرتا کہ انسانی زندگی کے منتہائے مقصود کو خوش آئند انداز سے ہمارے سامنے رکھ دے۔ اور عملی لحاظ سے ہمیں اندھیرے میں اپنا راستہ ٹٹولنے کے لئے تنہا چھوڑ دے۔ بلکہ وہ اس ارتقائی راستہ کی ہر منزل کے لئے بہترین عملی اصول بتاتا ہے۔ اور ایسے طریقے بتاتا ہے۔ جن کی مشق کرکے انسان ایک نیچے کی منزل سے اس سے ملحقہ اونچی منزل کو حاصل کر سکتا ہے۔ الغرض اسلام حیات کا ایک ایسا مکمل پروگرام پیش کرتا ہے۔ کہ خواہ انسان تمدن و معاشرہ کے کسی مقام پر ہو۔ وہ وہیں سے اسکو ساتھ لے کر آگے کی منزل کی طرف لے جاتا ہے۔

اکملت لکم دینکم کے صرف یہی معنے نہیں ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے دین کا ایک مکمل نظریاتی مطمح نظر ہمارے سامنے رکھ دیا ہے۔ بلکہ اسکے یہ بھی معنے ہیں۔ کہ اس نے نہ صرف زندگی کے ہر شعبہ کے لئے عملی اصول بتائے ہیں۔ بلکہ ارتقائے حیات کے ہر درجہ کے لئے ایسا لائحہ عمل بتلایا ہے۔ کہ اسپر عمل کرکے انسان آگے بڑھتا ہے۔ پھر یہی نہیں بلکہ ایک انسان کی مختلف اوقات میں جو وقتی ذہنی حالتیں بدلتی رہتی ہیں۔ ان میں توازن قائم رکھنے کے لئے بھی اسلام ہماری راہ نمائی کرتا ہے۔ جو عملی عبادات اس نے مقرر کی ہیں۔ ان میں انسان کے تمدنی مدارج کو مدنظر رکھنے کے ساتھ ساتھ اس کے مختلف اوقات پر مختلف ذہنی کیفیات کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔ یعنی اسلامی عبادات ہر پہلو سے عالمگیر افادیت رکھتی ہیں۔ نماز جس کو ہم اسلام کی مرکزی عبادت کہہ سکتے ہیں۔ ایک ایسا مکمل طریق عبادت ہے۔ کہ جس کے مختلف پہلوؤں پر غور کرنے سے مندرجہ بالا حقیقت کا انہام بخوبی ہو سکتا ہے۔

جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ اسلام انسان کو جنگلی حالت سے اعلےٰ روحانی حالت پر پہونچاتا ہے۔ اب نماز کے مختلف ارکان کو لیجئے۔ سب سے پہلی چیز وضو ہے۔ وضو کے بغیر نماز نہیں ہو سکتی۔ وضو پانی سے جسمانی طہارت کا نام ہے۔ اس میں تمام وہ اعضاء دھوئے جاتے ہیں۔ جن پر عام زندگی کے کاروبار میں نجاست وغیرہ لگ جانے کا امکان ہے۔ تو نماز کی پہلی شرط جسم کو تمام نجاست سے صاف کرنا ہے اب جنگلی زندگی کے نقطۂ نظر سے یہ نہائت اہم چیز ہے۔ لیکن اسکے علاوہ بھی خواہ انسان کتنا ہی صفائی پسند ہو۔ جن اعضا کا وضو میں دھویا جانا ضروری ہے۔ ان کا عام دنیاوی مشاغل میں نجس ہو جانا بہت ممکن ہی نہیں بلکہ لازمی ہے۔ اس لئے نماز کے لئے کھڑا ہونے سے پہلے جنگلی اور متمدن دونوں انسانوں کے نقطۂ نظر سے ان اعضا کی صفائی اہم ہے۔ پھر جسم کی صفائی کا قلبی اور روحانی طہارت سے جو تعلق ہے۔ اس کو آجکل کا انسان بخوبی قیاس کر سکتا ہے۔ وضو کے بعد جب انسان نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ اور دوران نماز میں جو مختلف حرکات کی جاتی ہیں۔ ان پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ جنگلی حالت کے نقطۂ نظر سے یہ حرکات انسان کو اپنی حرکات پر قابو رکھنے کی مشق کے لئے نہائت مفید ہیں۔ قیام، رکوع۔ قعدہ اور سجدہ نماز کی مختلف حالتیں ہیں۔ ان کو باقاعدہ ادا کرنا نہائت ضروری ہے اس لئے ان کی متواتر مشق ایک جنگلی انسان کی حرکات میں بھی ایک توازن اور حسن پیدا کر دیں گی۔ لیکن یہی حرکات ایک متمدن انسان کے لئے نہائت پُر معنی بن جاتی ہیں۔ علاوہ اسکے کہ وہ اس کی حرکات میں بھی حسن و توازن پیدا کرتی ہیں۔ اسکو آداب کے مختلف طریقوں میں پختہ بناتی ہیں۔ اور خشوع و خضوع کی حالت پیدا کرنے میں مدد دیتی ہیں۔ نماز کی ادائیگی کے وقت توجہ الی اللہ مرکزی چیز ہے۔ یعنی نماز پڑھتے وقت یہ ضروری ہے کہ ہم یہ خیال کریں کہ ہم اللہ تعالےٰ کو دیکھ رہے ہیں۔ اور اگر یہ نہ ہو سکے۔ تو کم از کم یہ خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہم کو دیکھ رہا ہے۔ اگر آپ غور فرمائیں گے۔ تو انسان کی قلبی حالت کو قائم کرنے کے لئے قیام، رکوع قعدہ اور سجدہ نماز کی مختلف حالتیں کمال اثر رکھتی ہیں۔ اس طرح نماز کی افادیت کو سمجھنے کے لئے ہم اسکو تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ وضو یعنی جسمانی طہارت۔ مختلف حرکات یعنی نظام جسم۔ قلبی کیفیت یعنی توجہ الی اللہ۔ جب یہ سب چیزیں مل جائیں۔ تو صحیح نماز ہو گی۔ اس طرح ظاہر ہے کہ اسلامی نماز انسان کی جنگلی حالت سے لے کر خدا پرستی کے اعلےٰ مدارج تک کے لئے پوری پوری راہ نمائی کرتی ہے۔ یہ تو صرف انفرادی نقطۂ نظر سے ہے۔

آپ کو معلوم ہے۔ کہ صحیح نماز ادا کرنے کے لئے باجماعت ادائیگی نہائت ضروری ہے۔ حرکات کی یکسانی جو انسان میں پیدا ہوتی ہے۔ وہ بذات خود اجتماعی زندگی کے لئے مفید چیز ہے۔ لیکن اس سے بھی بڑھ کر ایک امام کے پیچھے باجماعت ادا کرنا تو اجتماعی لحاظ سے اور بھی مفید ہوتا ہے یہ تو ظاہری جسمانی حرکات کی یکسانی کا فائدہ ہے باجماعت نماز کا روحانی اثر بھی تنہائی کی نماز سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔

ماہرین نفسیات جانتے ہیں کہ اگر دو دماغ ایک ہی وقت میں ایک ہی طرح سوچیں۔ دوسرے لفظوں میں اگر دو انسانوں کی قلبی کیفیت ایک وقت میں یکساں ہو۔ تو جو لہریں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ صرف ایک انسان کی قلبی کیفیت کی لہروں سے کئی گنا طاقت میں بڑھ جاتی ہیں۔ پنجابی کی ایک موٹی مثال "ایک ایک اور دو گیارہ" سے ہم اس نکتہ کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ یہ مثال جس طرح مادی صورتوں میں صحیح ہے۔ اسی طرح غیر مادی کیفیتوں میں بھی صحیح ہے۔ آپ تن تنہا ایک مشکل راستہ پر گامزن ہوں۔ تو آپ کی دلی کیفیت اس وقت بالکل بدل جاتی ہے۔ جب ایک اور انسان بھی اس راستہ پر آپ کا شریک سفر ہو جاتا ہے۔ آپ کا حوصلہ پہلے کی نسبت دہ چند ہو جاتا ہے۔ یہی حالت دوسری قلبی کیفیات کی اس وقت ہوتی ہے۔ جب ہم دوسروں کے ساتھ ایک ہی قلبی کیفیت میں شامل ہوں۔ باجماعت نماز کی یہ بنیادی فلاسفی ہے۔ جس طرح دنیاوی معاملات میں ایک شخص کی صدائے احتجاج ایک جماعت کی صدائے احتجاج کی نسبت بہت کمزور ہوتی ہے۔ اسی طرح روحانی معاملات میں بھی جماعتی اثر بڑھ جاتا ہے۔

ہم نے اسلامی عبادات کی مرکزی چیز یعنی الصلوٰۃ کی مثال سے واضح کیا ہے۔ کہ اسلامی عبادات کس طرح انسان کی ہر مقام تمدن پر راہ نمائی کرتی ہیں۔ اور اسکو اگلے ارتقائی قدم کے لئے تیار کرتی ہیں۔ یہی نہیں بلکہ وہ اتنی مکمل اور عالمگیر ہیں کہ انسان کی ہر تمدنی حالت کے لئے یکساں طور پر مؤثر ہیں۔ اور جنگلی سے جنگلی انسان سے لے کر با خدا سے با خدا انسان سب کو ایک ہی سلسلہ میں منسلک کر دیتی ہیں۔ مثلاً یہ نہیں ہے کہ کم از کم ترقی یافتہ انسان کے لئے اور عبادت ہے۔ اور روحانی طور پر کامل ترقی یافتہ انسان کے لئے کوئی اور بلکہ سب کے لئے ایک ہی ایسا مکمل طریق عبادت ہے۔ کہ ہر درجہ کا انسان اپنے اپنے درجہ کے مطابق یکساں طور پر مستفید ہو سکتا ہے۔ اور اپنی حالت کے مطابق ترقی کر سکتا ہے۔ اور اس طرح ترقی کرتا کرتا زندگی کے منتہائے مقصود کو پا سکتا ہے۔ جو سب کے لئے ایک ہے۔ قرب الٰہی یعنی اس دنیا میں بھی اور اس دنیا میں بھی اللہ تعالےٰ کی جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

قابل توجہ جماعت ہائے صوبہ سندھ

سالہائے ماسبق میں جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سندھ کی تعلیم و تربیت سے متعلقہ رپورٹیں نہائت باقاعدگی سے آیا کرتی تھیں۔ اور ان پر ایکشن لیا جاتا تھا۔ اور کارروائی کی جاتی تھی۔ کچھ عرصہ ہوا صوبہ کی انجمن کے مرکزی دفتر نے نظارت ہذا سے رپورٹ فارم منگوائے تھے۔ مگر جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں نہیں آئیں۔ کبھی کبھار کسی جماعت کی طرف سے رپورٹ آجاتی ہے۔ صدر صاحب پراونشل انجمن مہربانی فرما کر توجہ فرمائیں۔ اور متعلقہ عہدہ داران کو بیدار کریں۔ اور باقاعدگی سے رپورٹ بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

ہالینڈ کے حالات

(۲)

(از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ)

سلسلہ کے لئے دیکھئے الفضل مورخہ ۴ جون ۱۹۴۹ء

ڈچ عورت

یوں تو تمام ڈچ لوگ محنت اور جانفشانی سے کام کرنے والے ہیں۔ مگر ڈچ کسان اور ڈچ ہوسس وائف (House wife) اپنے خاص اوصاف کے سبب ہر جگہ مشہور ہے۔ ڈچ عورت اپنے گھر کو سنبھالنے اسے صاف ستھرا رکھنے میں بہت محنت سے کام کرتی ہے۔ صبح کے وقت اگر یہاں کسی آبادی میں بھی نکل جائیں۔ ڈچ عورتیں اپنے مکانوں کو اندر اور باہر سے اچھی طرح صفائی کرتی نظر آئیں گی۔ کپڑے اور جھاڑو سے صاف کرنے پر ہی بس نہیں۔ بلکہ وہ دروازوں کھڑکیوں اور مکان کے سامنے کے بازار کے حصہ کو پانی سے دھوتی نظر آئیں گی۔ موسم بہار کی ابتداء میں تو ایک دفعہ صفائی کا وہ حق ادا کرتی ہیں۔ کہ مکان کا نقشہ بدل کے رکھدیتی ہیں۔ ڈچ لوگوں کے اسی خاصہ کی وجہ سے ہالینڈ کا ملک اپنے ہمسایہ ملکوں سے صفائی کے لحاظ سے ایک گونہ سبقت رکھتا ہے۔ ہاں جرمن عورت بھی صفائی کے معاملہ میں اور محنتی ہونے کے لحاظ سے ڈچ کے دوش بدوش نظر آئے گی۔

ہالینڈ اور پھول

ہالینڈ کا ملک پھولوں کی پیداوار کے سبب سے بھی بہت مشہور ہے۔ یہاں کے پھولوں کے کھیت تمام یورپ کے لئے کشش کا باعث ہیں۔ موسم بہار میں یہاں کی پھولوں کی بہار بہت سے زائرین کو دیگر ممالک سے یہاں لانے کا باعث بن جاتی ہے۔ اور ان کے لئے یہ چیز ایک خاص تفریح کا باعث ہوتی ہے۔ خصوصاً پھولوں کے مختلف تہوار جس شان سے منائے جاتے ہیں۔ وہ اپنی نظیر آپ ہیں۔ یہ پھول محض تفریح طبع کا باعث ہی نہیں۔ بلکہ تجارتی لحاظ سے ملک کو اس سے بہت فائدہ ہے۔ یہ پھول دساور کو بھیجے جاتے ہیں۔

ہالینڈ اور مصوری

ہالینڈ کی خصوصیات میں سے ایک چیز یہاں کی مصوری ہے۔ جس کو بڑی شہرت حاصل ہے۔ یہاں کی آرٹ گیلریز اور مصوری کے سکول اپنی شہرت کے اعتبار سے خاص ہیں۔ سولھویں اور سترھویں صدی میں یہاں بہت کامیاب مصور گذرے ہیں۔ جن میں سے ریمبراں Rembran خاص اپنے فن کا استاد مانا جاتا ہے۔ جس کے شاہکار مقبول عام ہیں۔

شاہی خاندان

شاہی خاندان کو ہر خاص و عام کے نزدیک انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ملکہ کا یوم پیدائش تو الگ رہا۔ شاہی خاندان کے ہر فرد کے یوم پیدائش کو تمام ملک میں خاص اہتمام سے منایا جاتا ہے۔

بعض اور ملکوں کی طرح ہالینڈ میں بھی گھروں کے سامنے جھنڈے لہرانے کا رواج بہت عام ہے۔ جب بھی کوئی ایسا تہوار ہو۔ تو گھر گھر جھنڈے نظر آئیں گے۔ جس سے تمام گلیاں اور بازار رنگین سے دکھائی دیتے ہیں۔ شہر کی رونق ان جھنڈوں سے دوبالا نظر آتی ہے۔ ملکی جھنڈے کے تین رنگ ہیں۔ سرخ۔ سفید اور نیلا۔ اور شاہی خاندان کے جھنڈے کا رنگ نارنگی ہے۔

ملکہ جولیانہ کے خاوند پرنس برنارڈ پیدائش کے لحاظ سے گو جرمن ہیں۔ مگر دوران جنگ میں وہ جرمنی کے خلاف بہادرانہ طریق سے لڑتے رہے ہیں۔ ہوائی سروس میں بہت سی خدمات انہوں نے سرانجام دی ہیں۔

صنعت و حرفت

جنگ سے قبل ہالینڈ کی بین الاقوامی تجارت عروج پر تھی۔ روٹرڈم۔ ایمسٹرڈم دنیا کی معروف ترین بندرگاہوں میں سے تھیں۔ ہالینڈ کا بحری بیڑہ اسی بارہ میں خاص پارٹ ادا کرتا رہا ہے۔ جہاز سازی کی صنعت اس قوم کا خاص حصہ ہے۔ جرمنوں نے اس جنگ میں جب ہالینڈ پر قبضہ کیا تو ہالینڈ کے نہایت عمدہ شپ یارڈز جرمنوں کے بہت کام آئے۔

صنعت و حرفت کے قریباً ہر میدان میں یہ ملک اپنی حسب استطاعت ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ دواسازی۔ عطریات۔ اور ٹیکسٹائل کے کارخانے ہروقت ملکی خدمت میں مصروف ہیں۔ دھاتوں سے اشیاء بنانے کے کارخانے اپنے اوصاف کے باعث تمام دنیا میں شہرت رکھتے ہیں۔ جنگ سے قبل لوہے سے بنائی جانے والی اشیاء کی برآمد کوئی دو لاکھ ٹن تک تھی۔ بجلی کا سامان جو فلپس کمپنی کا تیار کردہ ہے۔ ہر جگہ مقبول عام ہے۔ فلپس ریڈیو خاص طور پر قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

ہالینڈ میں کوئلہ کی پیداوار ۱۵ ملین ٹن سالانہ ہے۔ کوئلہ کی کانوں کے سلسلہ میں یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ ڈچ کان کن کے کوئلہ نکالنے کی اوسط دنیا کے ہر کان کن کی اوسط برآمد سے زیادہ ہے۔ اس لحاظ سے فی الحقیقت ڈچ کوئلے کی کانوں میں کام کرنے والے اپنے فن میں سب سے سبقت لے گئے ہیں۔

متفرقات

ہالینڈ صرف صنعتی ملک ہی نہیں۔ بلکہ زراعت میں بھی وہ اپنی ضروریات کو خود ہی پوری کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ہالینڈ ۵ میں سے ۴ حصے اپنی خوراک آپ پیدا کرتا ہے۔

ساحلی ملک ہونے کی وجہ سے سرسبزی اس ملک میں بہت ہے۔ اور گھاس کافی پیدا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے گائیوں کو پالنا کافی سہولت کا موجب ہے۔ ہالینڈ کی تجارت میں ان گائیوں کا بھی خاص حصہ ہے۔ ہالینڈ پنیر اور مکھن پیدا کرنے کی وجہ سے بھی خوب مشہور ہے۔

نہریں

ہالینڈ کا نشیبی علاقہ میں واقع ہونا میں تفصیلاً پہلے بیان کر آیا ہوں۔ اور اس سلسلہ میں اس سے پیدا ہونے والے بعض مخصوص حالات کا بھی کسی قدر ذکر کیا ہے۔ اسی سلسلہ میں اس ملک کی یہ خصوصیت بھی ہے۔ کہ یہاں جابجا پانی کی نہریں اور بڑی بڑی نالیاں نظر آئیں گی۔ یہ نہریں ملک کے ہر حصہ میں خواہ وہ شہر ہو یا قصبہ زرعی خطہ ہو یا تفریح گاہ۔ ہر جگہ ملیں گی۔ ان میں سے بعض بڑی ہیں۔ جن میں کشتی رانی ہوتی ہے۔ قریباً ہر جگہ سے ایک انسان کشتی میں بیٹھ کر دوسری جگہ جا سکتا ہے۔ ان نہروں سے ملک کی اندرونی تجارت کو بہت مدد ملتی ہے۔ ملک کی قریباً نصف تجارت ان نہروں کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔

سڑکیں اور ریلوے

ہالینڈ میں سڑکوں کا جال بہت گنجان ہے۔ اور سڑکیں نہایت اعلیٰ قسم کی ہیں۔ نپولین کے زمانہ کی اینٹوں کی بنی ہوئی سڑکیں بھی بعض جگہ ملتی ہیں۔ مگر آہستہ آہستہ ان سب کو پکی تارکول کی سڑکوں میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ یہاں کی ریلوے بھی تمام اوصاف متعلقہ سے متصف ہے۔ سوائے تھوڑے سے حصہ کے تمام ملک میں الیکٹرک ٹرین چلتی ہے۔ اور سفر کی تمام ضروری سہولتیں ملک کے لوگوں کو میسر ہیں۔

ہوائی سروس

ڈچ ہوائی سروس کا نام K.L.M ہے۔ جو دنیا کی کامیاب ترین سروسز میں سے ہے۔ K.L.M کو قریباً ہر جگہ خاص وقعت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

ماہی گیری

ڈچ لوگوں کا سمندر سے گہرا تعلق ہے۔ اور سمندر کے ساتھ نبرد آزما ہونے میں وہ طبعاً فرحت محسوس کرتے ہیں۔ چنانچہ ماہی گیری بھی ان کے اس طبعی شوق کا حصہ ہے۔ پاس کے سمندروں میں چھوٹی مچھلی کا شکار جہاں خود ملک کے لئے سامان خوراک مہیا کرتا ہے۔ وہاں ان کے لئے ایک خاصی نفع مند تجارت کا بھی باعث ہے۔ وہیل مچھلی کے شکار کے لئے بھی ڈچ خاص جہاز دور دراز علاقوں کا سفر کرتے رہتے ہیں۔ بحر منجمد جنوبی کے قریب کے پانی بھی ڈچ لوگوں کی کامیاب شکارگاہیں ہیں۔ وہیل کے شکار سے بھی ملک کو مختلف رنگوں کے فوائد پہنچتے ہیں

تعلیم

ابتدائی تعلیم بعض دیگر ملکوں کی طرح یہاں بھی لازمی ہے۔ اعلیٰ تعلیم کے ذرائع بھی ملک کی نسبت سے کافی وسیع ہے۔ چھوٹا سا ملک ہے۔ مگر اس میں بھی ۹-۱۰ یونیورسٹیاں ہیں۔ جو انجینیرنگ۔ ڈاکٹری اور تجارتی امور کے متعلق اعلیٰ تعلیم کا سامان مہیا کرتی ہیں۔ لائیڈن کی یونیورسٹی مشرقی علوم کی وجہ سے مشہور ہے۔ ٹیکنیکل تعلیم کا معیار بھی بہت بلند ہے۔

نوآبادیات

ڈچ نوآبادیات کا ذکر اختصار کے ساتھ کرنا ہی اس جگہ مفید رہے گا۔ تفصیلی حالات آئندہ فرصت میں کبھی دیئے جاسکیں گے۔

مشرق میں ان کی نوآبادیات ڈچ ایسٹ انڈیز کے نام سے موسوم ہیں۔ جو سماٹرا۔ جاوا سلیبس بورنیو اور نصف نیو گنی ہیں۔ ان کی مجموعی آبادی کوئی ۷۰ ملین کے قریب ہے۔ اس آبادی کا نصف سے زیادہ حصہ مسلمان ہیں۔

ان جزائر میں آزادی کے لئے جدوجہد شروع ہو چکی ہے۔ امید ہے جلد تصفیہ کی کوئی صورت ہو جائے گی۔

ڈچ ایسٹ انڈیز میں ربڑ۔ کالی مرچ۔ پام آئیل۔ کوکونٹ۔ اور ٹین کی پیداوار خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

کچھ نوآبادیات ڈچ لوگوں کی جنوبی امریکہ کے شمالی ساحل پر بھی ہیں۔ جو ڈچ ویسٹ انڈیز کے نام سے مشہور ہیں۔ ڈچ گی آنا کا علاقہ تو کافی وسیع ہے۔ مگر آبادی صرف دو لاکھ ہے۔ بہت سے ہندوستانی وہاں آباد ہیں۔ ہندوؤں کی تعداد کوئی پچاس ہزار ہے۔ اور مسلمان کوئی تیس ہزار کے قریب ہیں۔ جن کی زبان بھی ہندوستانی ہی ہے۔ مگر تعلیم یافتہ طبقہ ڈچ زبان سے بھی واقف ہے۔

ڈچ گی آنا کے پاس چند ایک جزائر بھی ہیں۔ جو ڈچوں کے زیر تسلط ہیں۔ ان علاقوں میں بعض دھاتیں ملتی ہیں۔ جو بہت کارآمد ہیں۔ ان جزائر میں پٹرول صاف کرنے کے کارخانے ہیں۔ جہاں دنیا کا دس فی صدی پٹرول صاف کیا جاتا ہے۔

ہالینڈ کے یہ تمام مقبوضات ڈچ حکومت کی مضبوطی اور طاقت کا اہم ترین ذریعہ ہیں۔

وفات

میرا چچا زاد بھائی عزیزم محمد بشیر بن حافظ محمد اسحاق صاحب مولوی فاضل چند روز بیمار رہ کر مورخہ ۲۵ مئی بروز منگل بعمر ۱۶ سال اپنے مولا حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ مرحوم کے پسماندگان کو خصوصاً اسکی والدہ کو جو پہلے ہی نہایت کمزور ہے۔ اور عموماً بیمار رہتی ہے۔ صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کے غم کو ہلکا کر دے۔

سلطان احمد پیر کوٹی واقف زندگی حال ناصر آباد سندھ

نائیجیریا میں تبلیغ احمدیت

عیسائیت کی سرگرمیوں کا مقابلہ۔ چار افراد کا قبول احمدیت

رپورٹ جنوری، فروری ۱۹۴۹ء

(از مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم انچارج مبلغ نائیجیریا)

مکرم جناب سید احمد شاہ صاحب اِفی (IFE) سے اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس سارے عرصہ میں صبح و شام قرآن کریم و حدیث کا درس دیا۔ مستورات اور بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ صبح کو کبھی کبھی اور عصر کے بعد روزانہ تبلیغ کیلئے جاتے رہے۔ متعدد احباب کو انفرادی طور پر تبلیغ کی۔ اور پیغام احمدیت سنایا۔ تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ متعدد اصحاب عیسائی اور غیر احمدی گھر پر ملنے آئے ان کو تبلیغ کی اور سوالات کے جواب دیئے۔ جماعت کی اصلاح کے لئے مختلف موقعوں پر لیکچر دیئے ہر اتوار کو گروپ بنا کر جماعت کے دوستوں کو شہر کے مختلف علاقوں میں تبلیغ کے لئے بھیجا اکثر احباب نے جمعہ کے دن تہجد پڑھی اور سلسلہ کی مشکلات دور ہونے اور ترقی کیلئے دعا کی۔

چند ایک بڑے آدمیوں سے ملاقات کی اور پیغام احمدیت پہنچایا۔ بیماروں کی بیمار پرسی کی اور غریبوں اور یتیموں کی امداد کی اس عرصہ میں سات عدد جمعہ کے خطبے اور ایک خطبہ نکاح پڑھے آٹھ پبلک لیکچر دیئے۔ جماعت کی جنرل میٹنگ کی صدارت کی۔ چند ایک اصحاب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں مطالعہ کے لئے دیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں بارہ سو پچاس (۱۲۵۰) افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ دو اصحاب نے بیعت کر کے سلسلہ میں شمولیت اختیار کی۔

دورے:۔ خاکسار اپنی گذشتہ رپورٹوں میں اس بات کا ذکر کر چکا ہے کہ مکرم جناب قریشی صاحب اپنے علاقہ میں اکثر دورہ کرتے رہتے ہیں۔ دورے سے نہ صرف اپنی جماعتوں میں بیداری قائم رہتی ہے بلکہ اغیار پر بھی بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ خصوصاً جبکہ یہاں تحریجین کی ایک پارٹی ہے جو گاہے گاہے لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے کہتے رہتے ہیں کہ ان کا بھی خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے تعلق ہے۔ جب ہمارے مبلغ سے لوگ پوچھتے ہیں کہ آپ کس پارٹی کے نمائندے ہیں اور ان کو بتایا جاتا ہے۔ تو تحریجین کے ڈھول کا پول کھلتا ہے۔ اس طرح دورے نہ صرف اپنی جماعتوں کے لئے۔ بلکہ دوسرے لوگوں پر حقیقت کا انکشاف کرنے کے لئے بھی نہایت ضروری ہیں۔

چنانچہ عرصہ زیر رپورٹ میں جناب قریشی صاحب نے زاویہ کے اردگرد کے گاؤں کے علاوہ ڈِسشن دوسرے اور کانو شہر اور ان کے مضافات کا بھی دورہ کیا۔ دورہ میں طے کیا گیا فاصلہ ۲۸۰ میل تھا۔

لیکچر:۔ شمالی علاقے میں اگرچہ اکثریت تو مسلمانوں کی ہے۔ لیکن مسلمان اپنے ماحول سے کچھ ایسے بے خبر ہیں کہ عیسائیوں نے اس علاقے میں سکول اور ہسپتال کھول کھول کر عیسائیت کا جال پھیلانا شروع کر دیا ہے۔ اور اس راز کو سمجھتے ہوئے کہ جب تک آئندہ بننے والی مائیں عیسائیت نہ اختیار کریں گی۔ زیادہ کامیابی نہ ہو سکے گی۔ اب انہوں نے گرلز سکول بھی کھولنے شروع کر دیئے ہیں تاکہ جو لڑکیاں پہلے ہی عیسائی ہیں وہ پختگی کے ساتھ عیسائیت پر قائم ہو جائیں اور جو تاحال عیسائی نہیں۔ ان کو مغربی تہذیب کی چمک دکھا کر عیسائی بنا لیا جائے۔ ایسا ہی ایک سکول کانو میں بھی ہے جس کا نام گرلز ٹریننگ سنٹر ہے۔

مکرم جناب قریشی صاحب نے اس سکول کی دو کلاسوں میں لیکچر دیا۔ حاضری تقریباً ۷۵ تھی۔

انفرادی ملاقات:۔ انفرادی ملاقات کے ذریعہ ۵۱۰ احباب تک پیغام احمدیت پہنچایا اور اس کے علاوہ متعدد اصحاب کو تبلیغی خطوط لکھے اور سلسلہ کا لٹریچر بھجوایا۔

بیعت:۔ دو کس نے بیعت کی ان میں سے ایک صاحب الحافظ عبدالوحید فلاد یو دیوسے گارڈ ہیں جو اپنے حلقہ میں خدا کے فضل سے کافی اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ صاحب کافی دیر سے احمدیت کی چھان بین میں مصروف تھے لیگوس آ کر خاکسار سے بھی مشن ہاؤس میں ملاقات کی تھی۔ ابھی ان دنوں غیر احمدی ہی تھے۔ ان کے بتانے پر کہ احمدی ہونیکے لئے ان کی راہ میں صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا دعوےٰ حائل ہے۔ زبانی گفتگو کے علاوہ انہیں مکرم جناب مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ گولڈ کوسٹ کی تالیف النبوۃ فی الامۃ المحمدیہ مطالعہ کے لئے دی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اب وہ بیعت کر کے سلسلہ میں شامل ہو چکے ہیں اور خدا کے فضل سے ہر وقت تبلیغ میں مصروف رہتے ہیں

لیگوس اور اس کے گردونواح میں خاکسار کا حلقہ، تعلیمی و تربیتی پروگرام کے ماتحت خاکسار فجر کی نماز کے بعد ترجمۃ القرآن انگریزی کا دیباچہ سناتا رہا۔ ظہر کے بعد مسجد میں عورتوں کو قرآن کریم پڑھاتا رہا۔ عصر کے بعد مدرسہ میں نگرانی کرتا رہا اور اس وقت دو غیر احمدی نوجوانوں کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھاتا رہا۔ ان میں ایک صاحب اب جمعہ ہماری مسجد میں پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نصیب کرے۔ مغرب کے بعد حقیقۃ الوحی کا درس دیتا رہا۔ بعض اوقات مغرب کے بعد یا حقیقۃ الوحی کے درس کے بعد جماعت کے دوستوں کو سوالات کرنے کا موقعہ دیا جاتا رہا۔ ہفتہ کے روز مغرب اور عشاء کی نماز میں لیگوس کے ایک دوسرے حصے میں جس کا نام "ابوٹے میٹا" ہے۔ جماعت کے دوستوں کے ساتھ ادا کرتا رہا۔ اور وہاں مغرب اور عشاء کے درمیان ضروری مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ بعض اوقات بچوں سے نماز سنتا رہا۔ اور ان کو ضروری ہدایات دیتا رہا۔

تبلیغ۔ لیگوس میں مختلف اوقات میں تبلیغ کرنے کے علاوہ ایک روز ایک احمدی دوست کی معیت میں قریب ہی کے ایک گاؤں Agege گیا۔ وہاں سارے گاؤں میں اشتہارات تقسیم کرنے کے بعد گاؤں کی مرکزی جگہ پر بعض عیسائی اصحاب سے گفتگو کی طرح پڑ گئی۔ اس گفتگو کے دوران میں اسلام اور عیسائیت کی تعلیم کا مقابلہ کیا گیا۔ اور بتایا گیا کہ عیسائیت کس قدر ناقابل عمل ہے۔ وہ لوگ جو عیسائیت کا ڈھول پیٹ رہے ہیں۔ وہ خود بھی اس پر عمل نہیں کر سکتے۔ چہ جائیکہ عوام سے توقع کی جائے کہ وہ اس پر عمل پیرا ہوں۔ اس کے مقابل اسلام کی تعلیم ایسی ہے کہ ہر شخص اس پر عمل کر سکتا ہے۔ قرآن کریم کے خدا کا کلام ہونے کے ثبوت پیش کئے۔ اسی سلسلہ میں جن صاحب سے گفتگو ہو رہی تھی۔ وہ جلدی سے گھر سے ایک کتاب اٹھا لائے اور کہنے لگے کہ دیکھو تم نے کہا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر نہیں گئے۔ کیونکہ آسمان پر کوئی نہیں جا سکتا۔ تمہاری کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) آسمان پر گئے تھے ان کا اشارہ معراج کی طرف تھا۔ چنانچہ ان کو معراج کی حقیقت بتائی گئی۔ مسلمان حاضرین نے بھی اس ساری گفتگو کو بڑی دلچسپی سے سنا اور اس بارے میں بعض سوالات کئے۔

لیکچر:۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ابوٹے میٹا میں دو تبلیغی لیکچر دیئے۔ ان لیکچروں میں خدا کے فضل سے حاضری کافی تھی۔ لیکچروں کے بعد حسب معمول سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ دراصل تو دلچسپ اور مفید گفتگو سوال و جواب ہی کے وقت ہوتی ہے۔ تقریر تو صرف لوگوں کو یہ بتانے کے لئے کی جاتی ہے کہ ہم یہاں تبلیغ کے لئے آئے ہیں۔

خاص ملاقاتیں:۔ یوروبا میں مصر کے اخباری نمائندہ مسٹر حسن احمد مطر سے جو مصر جا رہے تھے۔ ملاقات ہوئی۔ ان سے ملاقات کی تقریب انہیں کا ایک لیکچر تھا۔ جس میں انہوں نے مسلمانوں کو اتحاد کی طرف توجہ دلائی

برطانیہ عظمیٰ کی پارلیمنٹ کے ایک ممبر مسٹر "سورن سن" سے ملاقات ہوئی۔ دوران ملاقات میں ہندوستان کے حالات۔ پاکستانی مسلمانوں اور ہندوؤں کے نائیجیریا میں تعلقات اور لنڈن مشن کا تذکرہ ہوتا رہا۔ سورن سن صاحب کو دو کتابیں "اسلام" اور "عیسیٰ علیہ السلام کہاں فوت ہوئے؟" دی گئیں۔ ان کے ساتھ فیبین کلونیل بیورو کی سیکرٹری ڈاکٹر مس رینا ہنڈن بھی تھیں۔ چنانچہ ان کو بھی یہ دونوں کتابیں دی گئیں۔

ان دونوں کو یہاں کی ایک سیاسی پارٹی یوتھ موومنٹ نے اس ملک کے سیاسی و معاشرتی حالات کا جائزہ لینے اور ایک کانفرنس میں شرکت کے لئے بلایا تھا۔

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کے بھائی انشاء اللہ خاں صاحب راولپنڈی میں بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست ہے
خاکسار عبدالحمید آصف ربوہ

۲۔ فتح محمد صاحب درویش قادیان عرصہ چھ سات ماہ سے بیمار ہیں۔ ان کی بیوی بھی عرصہ چھ ماہ سے بعارضہ سل بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔
مائی جانو والدہ فتح محمد مذکور

۳۔ میری اہلیہ عرصہ ایک ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اکثر ضعف قلب کے دورے رہتے ہیں۔ بعض دفعہ حالت بہت نازک صورت اختیار کر جاتی ہے۔

تمام احمدی احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدہٗ قاضی محمد حنیف ناصرؔ عفی عنہ واقف زندگی۔ تخت ہزارہ)

چندہ حفاظتِ مرکز سو فی صدی پورا کرنیوالے احباب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ فرمودہ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء میں چندہ حفاظت مرکز کی ادائیگی کی طرف احباب کو متوجہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"یہ ظاہر اور صاف بات ہے۔ کہ جو لوگ وہاں رہتے ہیں۔ وہ خواہ کتنی بھی قربانی کریں۔ اُن کی کمائی کی وہاں کوئی صورت نہیں۔ ان کی آمدنی کی کوئی صورت نہیں۔ ان کی حالت ایسی ہی ہے جیسے وہ دفتکات میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ لازمی طور پر ہمارا یہ فرض ہے۔ ہم انہیں کھانا دیں۔ ہم انہیں کپڑے دیں۔ وہ اگر بیمار ہو جائیں۔ تو ان کا علاج کریں۔ ...... اگر آج ہم اس کا بوجھ نہیں اٹھائیں گے تو جہاں تک معنوی بات ہے۔ خدا تعالےٰ کے خزانے میں کوئی کمی نہیں لیکن جہاں تک مادی بات ہے۔ میں سمجھتا ہوں جماعت کے لئے دنیا میں منہ دکھانے کے لئے کوئی جگہ نہیں رہ جائے گی"۔

وہ احباب جن کا چندہ حفاظت مرکز سو فی صدی پورا وصول ہو گیا ہے۔ ان کی فہرست کی چوتھی قسط درج ذیل ہے۔ آپ بھی اپنا وعدہ سو فیصدی ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(۷۶) محمد قاسم صاحب کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ

(۷۷) اللہ دتہ صاحب لوہار دین صاحب " " "

۷۸۔ نتھے خان صاحب " " "

۷۹۔ محمد نصیر صاحب " " "

۸۰۔ اہلیہ صاحبہ محمد نصیر صاحب " " "

۸۱۔ حمید اللہ صاحب کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ

۸۲۔ زینب بی بی صاحبہ زوجہ اللہ بخش صاحب بن باجوہ ضلع سیالکوٹ۔

۸۳۔ لال دین صاحب زرگر بن باجوہ ضلع سیالکوٹ

۸۴۔ اللہ بخش صاحب " " "

۸۵۔ محمد دین صاحب سیکرٹری مال " " "

۸۶۔ چوہدری فتح الدین صاحب " " "

۸۷۔ " محمد یعقوب صاحب " " "

۸۸۔ محمد یوسف صاحب ولد عبد اللہ خانصاحب والو کے بھگت ضلع سیالکوٹ

۸۹۔ چوہدری عبد اللہ خان صاحب پٹواری قلعہ سوبھا سنگھ سیالکوٹ

۹۰۔ حکیم عنایت اللہ صاحب قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ

۹۱۔ ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب " " "

۹۲۔ محمد حسین صاحب ولد باغ داتہ زیدکا ضلع سیالکوٹ

۹۳۔ مستری رحمت علی صاحب داتہ زیدکا ضلع سیالکوٹ

۹۴۔ غلام رسول صاحب ولد تاج الدین صاحب داتہ زیدکا ضلع سیالکوٹ

۹۵۔ مستری لال الدین صاحب داتہ زیدکا ضلع سیالکوٹ

۹۶۔ سید احمد صاحب " " "

۹۷۔ مستری سراج الدین صاحب " " "

۹۸۔ امام الدین صاحب دوکاندار " " "

۹۹۔ بشیر احمد صاحب ولد محمد حسین صاحب " " "

۱۰۰۔ میاں نور احمد صاحب حجام " " "

(نظارت بیت المال)

وصیت ۱۱۰۱۸ میں ماسٹر زین العابدین ولد سراج الدین صاحب مرحوم صحابی قوم جنجوعہ راجپوت ساکن قصبہ مڈھ رانجھا ڈاکخانہ خاص تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس آج بتاریخ ۶/۷/۴۸ حسب ذیل کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) ایک عدد رہائشی مکان پختہ و خام واقعہ قصبہ مڈھ رانجھا تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا صوبہ پنجاب جس کی قیمت اندازاً پانچصد روپیہ ۵۰۰/- ہوگی میں اس کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ میں اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۶۲/ روپیہ تنخواہ اور ۱۸ روپیہ الاؤنس کل ۸۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق وصیت صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ اسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:۔ زین العابدین بقلم خود سیکنڈ ماسٹر ورنیکلر مڈل سکول لکھن تحصیل بھلوال گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۶ انسپکٹر بیت المال ضلع سرگودھا ۶/۷/۴۸

گواہ شد:۔ سیکرٹری امور عامہ تحصیل بھلوال۔

گواہ شد:۔ ضیاء الدین ارشد ٹیچر بقلم خود برادر موصی مذکور:۔ گواہ شد:۔ خدیجہ بیگم بقلم خود زوجہ موصی مذکور۔

درخواست دعا میرا لڑکا صوفی محمد اسحٰق وقف زندگی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ جو کہ آج کل مغربی افریقہ "باجے بو" میں تبلیغ کو سرانجام دے رہے ہیں۔ کچھ بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں صحت فرمائیں۔

(شیخ اللہ بخش احمدی)

وصایا

منظوری سے قبل وصایا اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر ان کے متعلق کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ۱۱۰۱۳ میں مسمات اللہ بی بی بیوہ چوہدری نظام الدین صاحب مرحوم عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۳۳ء ساکن ڈسکہ ڈاکخانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۵/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں اس وقت اکیلی جان ہوں۔ اور گذارہ اپنی ذات پر ہے۔ اور اس وقت میرے پاس مبلغ یکصد روپیہ ۱۰۰/- موجود ہے۔ اور کوئی جائداد میرے پاس نہیں ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ مصلح قبرستان بہشتی مقبرہ کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے پر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ:۔ (نشان انگوٹھا) مسماۃ اللہ بی بی بیوہ چوہدری نظام الدین مرحوم قوم چیمہ ڈسکہ خاص ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد:۔ ماسٹر عبد العزیز واقف زندگی مدرسہ احمدیہ تحریک جدید سیکرٹری مال جماعت ہائے احمدیہ حلقہ امارت ڈسکہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد:۔ میاں اللہ رکھا صاحب بہشتی ڈسکہ خاص ضلع سیالکوٹ

وصیت ۱۱۰۱۴ میں شریفہ بی بی زوجہ مولوی فضل الٰہی صاحب مبلغ افریقہ ساکن تلونڈی کھجور والی ڈاکخانہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ قوم چیمہ عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر مبلغ پانچصد روپیہ ۵۰۰/- بذمہ خاوند ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ اگر میرے مرنے پر کوئی جائداد ثابت ہو۔ یا میری زندگی میں کوئی اور جائداد پیدا ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

الامۃ:۔ (نشان انگوٹھا) شریفہ بی بی اہلیہ مولوی فضل الٰہی صاحب مبلغ افریقہ گواہ شد:۔ ماسٹر عبد العزیز واقف زندگی گواہ شد:۔ چوہدری بدر الدین صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (نشان انگوٹھا)

وصیت ۱۱۰۱۵ میں عبد اللطیف ولد محمد سعید صاحب قریشی ساکن چوٹالہ ڈاکخانہ کنجاہ ضلع گجرات حال کالا گوجرہ ڈاکخانہ خاص ضلع جہلم(؟) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۷/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ ایک عدد کچا مکان قادیان دارالرحمت میں ہے اور اراضی دس مرلہ امرتسر کی موجودہ قیمت ۱۰۰۰/- روپیہ ہے اور کچھ زمین موضع چوٹالہ ضلع گجرات میں ہے۔ جس کی تعداد ۷ کنال جس میں سے ۹ کنال آٹھ اور باقی ۸ کنال ۔۔۔ ۔/۔۰۰ روپیہ میں رہن ہے۔ جس کی مجموعی قیمت ۱۰۵۰/- ایک ہزار پچاس روپیہ ہے۔ جس میں رہن شدہ قیمت منہا کرنے کے بعد ۳۵۰/- روپیہ رہتا ہے۔ جائداد منقولہ مبلغ ۵۰/- روپے بطور امانت صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہے۔ کل رقم گویا مبلغ ۴۰۰/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں اس کے علاوہ ۷۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ وصیت کردہ جائداد کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ ۴۰/- روپیہ میں اپنی زندگی میں ادا کرنے کی کوشش کروں گا۔ انشاء اللہ

اگر رقم بقایا رہ گئی۔ تو میری جائداد سے پوری کی جاوے۔ اس کے متعلق دفتر میری پوری راہنمائی کرے

العبد:۔ قریشی عبد اللطیف صاحب موصی حال کالا گوجرہ) گواہ شد:۔ غلام محمد سیکرٹری تبلیغ مدرسہ چٹھہ ڈاکخانہ کوٹ میرا:۔ گواہ شد:۔ غلام حسین قائد مجلس خدام الاحمدیہ مدرسہ چٹھہ ڈاکخانہ کوٹ میرا ضلع گوجرانوالہ

وصیت ۱۱۰۱۶ میں مسعود احمد ولد محمد حسین صاحب آسان دہلی حال لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۶/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں میری ماہوار آمد مبلغ ۴۰/- روپے/۳۰ روپے الاؤنس + ۱۰ روپے الاؤنس ہے۔ جو مجھ کو تحریک جدید کی طرف سے بطور الاؤنس ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں گا بعد اگر اس کے کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہی ہوگی۔

(العبد) مسعود احمد واقف زندگی تحریک جدید۔ گواہ شد:۔ عبد الحمید صاحب آصف دفتر بہشتی مقبرہ لاہور گواہ شد:۔ احمد علی صادق واقف زندگی، تحریک جدید ۴/۸/۴۹

وصیت ۱۱۰۱۷ میں عبد الستار شریفی ولد حکیم عبد الغنی شریفی قوم سید ساکن لاہور چھاؤنی ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۸/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔

(۲) میرا گذارہ اس وقت ماہوار تنخواہ پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ اسی روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ خزانہ میں جمع کراتا رہوں گا۔ (۳) میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد:۔ سید عبد الستار شریفی ۱۳۰۱ ٹی۔ بی۔ ٹی ورکشاپ جی۔ ایم۔ ای سیکشن لاہور کینٹ۔ گواہ شد:۔ محمد صادق عفی عنہ گواہ شد:۔ محمد شفیع احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لاہور چھاؤنی ۴۴

گورنر کی واپسی کے متعلق مجلس عاملہ کی قرارداد منظور کر دی گئی

صوبائی مسلم لیگ کونسل کا ہنگامہ خیز اجلاس

(سٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۵ رجون۔ صوبہ مسلم لیگ کونسل کے ہنگامہ خیز اجلاس نے آج وہ قرارداد منظور کر دی۔ جو سر فرانسس موڈی گورنر مغربی پنجاب کی واپسی کے متعلق ۲۲ رمئی کو مجلس عاملہ نے پاس کی تھی۔ قرارداد کی حمایت میں ۱۶۷ اور مخالفت میں ۷۴ ووٹ آئے۔ کونسل کے ۵۲۷ ارکان میں سے صرف ۲۴۱ ممبران حاضر تھے۔ اجلاس میں شروع سے آخر تک ایک شور برپا رہا۔ حتیٰ کہ بعض اوقات کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی اور نظم و ضبط کی متعدد اپیلیں۔ شور و غوغا میں گم ہو کر رہ جاتی تھیں۔ کونسل نے مجلس عاملہ کے ان چاروں ارکان کے استعفے بھی منظور کر لئے جنہوں نے صدر صوبہ مسلم لیگ میاں عبدالباری کی پالیسی سے اختلافات کی بناء پر گذشتہ رات مجلس عاملہ سے اپنی علیحدگی کا اعلان کیا تھا۔ یاد رہے۔ مستعفی ہونے والے ارکان میں صوفی عبدالحمید نواب زادہ ولایت علیخاں سیکرٹری صوبہ مسلم لیگ۔ شیخ محبوب الٰہی جائنٹ سیکرٹری اور سید خلیل الرحمٰن شامل تھے۔

مجلس عاملہ کی دو اور قراردادیں بھی جو پاکستان کی دولت مشترکہ سے علیحدگی اور کلیدی عہدوں پر فائز غیر ملکی افسروں کی برطرفی کے مطالبات پر مشتمل تھیں۔ کثرت آراء سے منظور کر دی گئیں۔ مسٹر محمود علی ایم اے نے دولت مشترکہ سے علیحدگی کی مخالفت میں تقریر کرتے ہوئے مرکزی حکومت کی موجودہ روش کی پر زور حمایت کی اور رائے شماری کے وقت قرارداد کی مخالفت میں ووٹ دیا۔

تیسرے پہر کے اجلاس میں نو نکات کے تعمیری پروگرام کے علاوہ ایک اور قرارداد بھی منظور کی گئی۔ جسمیں مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ قرارداد مقاصد کی روشنی میں نیا دستور مرتب کرنے میں تاخیر سے کام نہ لے اور جلد سے جلد ایسا آئین تیار کرے۔ جو پاکستانی مسلمانوں کی خواہشات کو پورا کرنے والا ہو۔

پہلے اجلاس میں مولانا داؤد غزنوی نے گورنر کی واپسی کے مطالبہ سے متعلق قرارداد پیش کرتے ہوئے سر فرانسس موڈی کے خلاف بعض الزامات پیش کئے تھے۔ جو بے ضابطگی وغیرہ پر مشتمل تھے صوفی عبدالحمید صاحب نے مستعفی ہونے کی وجوہات پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ آج تک مجلس عاملہ اس بارے میں جو کارروائی کرتی رہی ہے۔ اس کے جواز میں بجز جذبات کے کوئی دلیل پیش نہیں کی گئی۔ اور آج یہ پہلا موقع ہے کہ سر فرانسس موڈی کے خلاف مولانا داؤد غزنوی نے بعض معین الزامات پیش کئے ہیں۔ لیکن تاوقتیکہ ان الزامات کی جو لیگ کونسل کے اجلاس میں پہلی بار لگائے گئے ہیں تحقیقات نہیں ہو جاتی اس قسم کی قرارداد کو منظور کرنا کسی طرح مناسب نہیں ہے۔ سید خلیل الرحمٰن نے اپنی تقریر میں اس بات پر زور دیا۔ کہ موجودہ گورنر گورنر جنرل کی طرف سے مقرر کردہ ہیں۔ اور مرکزی حکومت کی زیر ہدایت کام کر رہے ہیں۔ اس لئے ان کی واپسی کا مطالبہ مرکزی لیگ کے دائرہ عمل سے تعلق رکھتا ہے۔ چنانچہ صوبائی مسلم لیگ کو مرکزی لیگ کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ نہ کہ براہ راست مرکزی حکومت سے گورنر کی واپسی کا مطالبہ کیا جائے۔

الغرض پہلی قرارداد پر دونوں طرف سے بڑی گرما گرم تقریریں کی گئیں۔ اور قریباً ہر مقرر کو شور و غل کے ذریعہ بے حد پریشان کیا گیا یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ بعض کونسلر ایسے بھی تھے۔ کہ جو بلا تخصیص ہر مقرر کو پریشان کرنے میں پیش پیش تھے۔ یہی وجہ تھی کہ شروع سے اخیر تک اجلاس میں شور و شغب ایک مخصوص انداز کے ساتھ مسلسل جاری رہا۔

درخواستِ دعا میری بیوی ایک عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

محمد صدیق کاتب روزنامہ اخبار الفضل لاہور

بعدالت جناب سینئر سب جج صاحب بہادر۔ وزیر آباد!

مقدمہ نمبر ۳۴ آف ۱۹۴۹ء

ریاست علی ولد رحمت قوم جٹ سکنہ دلاور چیمہ تحصیل وزیر آباد (مدعی)

بنام

لدھا ولد گنگا رام۔ راجہ رام سکندر لال۔ سودرشن لال پسران حاکم رائے اقوام کھتری سکنائے دلاور چیمہ تحصیل وزیر آباد مدعا علیہم

دعویٰ التقرالیہ نسبت بیع اراضی

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہم پر معمولی طریقہ سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ اس لئے اشتہار بنام لدھا ولد وغیرہ جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہم مذکور بتاریخ ۲۰/۶/۴۹ مقام وزیر آباد حاضر نہ ہونگے۔ تو کارروائی ان کی نسبت یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۴ رجون ۱۹۴۹ء میرے دستخط و مہر عدالت جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم:-

مہر عدالت

ضروری اعلان

بعض احباب کی طرف سے یہ شکایت موصول ہوئی ہے۔ کہ میری طرف سے ان کو ان کے خطوط وغیرہ کے جوابات نہیں ملے اور میں سمجھتا ہوں یہ شکایت ایک حد تک بجا ہے جو ڈاک پوسٹ بکس نمبر ۱۸۲ یا میکلوڈ روڈ لاہور کے پتہ پر آتی رہی ہے۔ وہ تو مجھے مل جاتی رہی ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ رتن باغ یا کوٹھی کے پتہ پر لکھے جانیوالے خطوط اکثر ضائع ہو جاتے رہے ہیں۔ اور اس طرح پر ایک بہت بڑا حصہ خطوط کا ایسا ہے جو کہ کبھی مجھے ملا ہی نہیں۔ لیکن لکھنے والے دوست یقیناً اب تک میری طرف سے جواب کے منتظر ہونگے اسکے علاوہ گذشتہ دنوں میں بہت بیمار رہا ہوں۔ اسوجہ سے بھی جوابات نہیں بھجوائے جا سکے اب چونکہ میری طبیعت ایک حد تک سنبھل گئی ہے۔ میں جوابات بھجوا رہا ہوں اور امید ہے انشاء اللہ تمام خطوط کے جوابات آئندہ ایک دو ہفتوں میں دوستوں تک پہنچ جائینگے لیکن وہ احباب جن کو میرا جواب نہ ملے۔ ان کے متعلق میں یہ سمجھنے پر مجبور ہونگا کہ بدقسمتی سے وہ خطوط مجھ تک نہیں پہنچ سکے۔ اور میں مشکور ہوں گا۔ اگر وہ دوبارہ تحریر فرما دیں:-

میں اس دیر کے لئے دوستوں سے معذرت چاہتا ہوں

خاکسار:- (صاحبزادہ) مرزا شریف احمد (صاحب)

اسرائیل کا اقوام متحدہ میں داخلہ

ممبر حکومتیں انفرادی طور پر تسلیم کرنے پر مجبور نہیں ہیں؟

قاہرہ ۶ جون۔ ایک قانونی جریدہ میں قانون کے بین الاقوامی طلباء کے فائدہ کے لئے ایک مقالہ شائع ہوگا جس میں جنرل اسمبلی کے کسی حکومت کو ممبری کے لئے منظور کر دینے کے بعد اس کے بین الاقوامی طور پر تسلیم کرنے کے قانونی پہلو سے بحث کی جائے گی۔ اسرائیل کو اقوام متحدہ میں شامل کرنے کے فیصلہ کی وجہ سے دنیائے عرب میں اس سوال کو بہت اہمیت حاصل ہو گئی ہے۔ عرب لیگ کے ایک "قانونی مشیر" نے اسٹار سے اس بات کی تصدیق کی کہ جنرل اسمبلی کے فیصلہ سے ممبر حکومتیں انفرادی طور پر اسرائیل کو تسلیم کرنے پر مجبور نہیں ہیں۔ اس لئے عرب حکومتیں اسرائیل کو تسلیم کرنے کیلئے مجبور نہیں ہیں۔ بین الاقوامی قانون کے مطابق اقوام متحدہ کی سی انجمنیں پارلیمنٹری اسمبلیوں کے لئے قانون کی تیاری نہیں چلتیں۔ اسمبلیوں میں تو اکثریت کے فیصلہ کے سب پابند ہوتے ہیں لیکن ان انجمنوں میں نہیں۔ اس لئے اسرائیل کا تسلیم کرنا انہیں حکومتوں پر واجب ہے جنہوں نے اس کی ممبری کے حق میں ووٹ دی اور وہ ملک اسے تسلیم کرنے پر مجبور نہیں ہیں جنہوں نے اس کے خلاف رائے دی یا رائے کا حق ہی استعمال نہ کیا ہو۔ (اسٹار)

روس اور مغرب کے تعلقات میں بنیادی تبدیلی نہ ہوگی

لنڈن ۶ جون۔ پیرس میں چار بڑوں کی جو بات چیت گفت و شنید پر تبصرہ کرتے ہوئے یہاں کے مبصرین کا خیال ہے کہ زیادہ سے زیادہ کانفرنس خوش قسمتی کے ساتھ جرمنی کے لئے ایک متحدہ شہری حکومت بھر سے قائم کر سکے گی یہاں گذشتہ دو ہفتوں کے جمود کی تبدیلی پر جو قومی اتحاد کے متعلق پیدا ہو گیا تھا امید کا اظہار نہیں کیا جا رہا۔ اور روس و مغرب کے تعلقات میں کسی بنیادی تبدیلی کی امکانات نہیں ہیں۔ (اسٹار)

مصر کا عرب ریاستوں کیساتھ وائرلیس کا سلسلہ

قاہرہ ۶ جون۔ اسٹار کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت مصر نے لبنان، شام، سعودی عرب، شرق اردن اور عراق کے ساتھ وائرلیس کا سلسلہ مواصلات قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ (اسٹار)

کراچی کے غلہ کے راشن میں اضافہ

کراچی ۶ جون۔ کراچی میں غذا کی راشن کارڈ ۵ جون ۱۹۴۹ء سے جاری ہو جائیں گے۔ اسی تاریخ سے راشن کی یومیہ شرح بڑھا کر بالغوں کیلئے آدھ سیر اور بچوں کیلئے چار چھٹانک آٹا یا چاول کر دی گئی ہے۔ غلہ کے راشن کے کوٹہ میں تبدیلیوں کے لئے ایک سیر سوجی یا میدہ دیا جائے گا۔

ہندوستان کا نکل کا روپیہ یکم اکتوبر ۱۹۴۹ء سے پاکستان میں زر قانونی نہیں رہیگا

کراچی ۶ جون۔ حکومت پاکستان نے ۶ جون ۱۹۴۹ء کے ایک اعلان میں کہا ہے کہ ہندوستان کے نکل کے ایک روپیہ والے سکے یکم اکتوبر ۱۹۴۹ء سے پاکستان میں زر قانونی نہیں رہیں گے۔ ان سکوں کے چہرے والے رخ پر ملک معظم کی شبیہ کے علاوہ یہ الفاظ ہیں "George VI King Emperor" اور اس کی دوسری جانب شیر کی تصویر ہے۔ اور لفظ "انڈیا" لکھا ہے اور سکے کی قیمت انگریزی، اردو، اور دیوناگری رسم الخط میں ظاہر کی گئی ہے۔ ہندوستان کے وہ سکے جو پاکستان میں زر قانونی نہیں رہے تمام سرکاری خزانوں اور ذیلی خزانوں میں ۳۰ ستمبر ۱۹۵۰ء تک اور دولت پاکستان بنک کراچی ڈھاکہ اور پشاور میں تا اطلاع ثانی قبول کئے جائیں گے۔

حکومت پاکستان نے یہ اقدام اپنی اس پالیسی کی بناء پر کیا ہے کہ جتنی جلدی ممکن ہو ہندوستانی سکوں کی جگہ پاکستانی سکے رائج کئے جائیں۔

پاکستانی وفد نے وادی ٹینیسی کی اسکیم کا معائنہ کیا

کراچی ۶ جون۔ قیام امریکہ کے دوران میں آنریبل مسٹر تمیز الدین احمد خاں۔ ڈاکٹر عمر حیات ملک اور دولت مشترکہ پارلیمنٹری ایسوسی ایشن کے دیگر مندوبین نے وادی ٹینیسی کی اسکیم کا معائنہ کیا۔ وادی مذکور کی اسکیم کے منتظمین ان حضرات کو ان مقامات پر لے گئے جہاں اس مقام پر کثیر مقدار میں برقی قوت پیدا کی جاتی ہے اور یہاں ایک دفتر قائم ہے جو کاشتکاروں کو زراعت کے بہتر طریقے بتاتا ہے۔ ان حضرات نے مسل شولز اور ولسن بند بھی دیکھا۔

ڈنمارک کے دستور کی صد سالہ سالگرہ

کوپن ہیگن ۶ جون۔ توقع ہے کہ آج شب کوپن ہیگن کے ٹاؤن ہال اسکوائر میں ڈنمارک کے پچاس ہزار جوڑے دستور ڈنمارک کی صد سالہ سالگرہ مناتے ہوئے رقص کریں گے۔ جشن میں شرکت کرنے کیلئے پانسو غیر ملکی صحافیوں اور یورپ ایشیا کے کئی ایک سیاستدانوں کو جن میں برطانوی دارالعوام کے سپیکر بھی شامل ہیں مدعو کیا گیا ہے۔ (اسٹار)

جالندھر کیمپ کی سترہ مسلمان لڑکیوں کے متعلق غلط فہمی کا ازالہ

لاہور ۶ جون محکمہ اطلاعات مغربی پنجاب کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ حکومت مغربی پنجاب نے ۲۱ مئی ۱۹۴۹ء کو ایک سرکاری اطلاع ان بچھڑی ہوئی مسلمان لڑکیوں کے متعلق شائع کی تھی جو اب جالندھر کیمپ میں ہیں اور جن کے متعلق حکومت ہند سے جھگڑا ہے۔ اطلاع میں بتایا گیا تھا کہ ان لڑکیوں کی بازیابی کے سلسلے میں ان کے وارثوں کو چاہیئے کہ ۷ جون ۱۹۴۹ء تک سول سیکرٹریٹ لاہور میں اغواء شدہ خواتین کی بازیابی کے افسر انچارج کو اطلاع دیں۔ اس تاریخ کے بعد ان لڑکیوں کو ہندوستان میں ان کے دعویداروں کے حوالے کر دیا جائے گا۔ اس صورت حال کو غلط سمجھا گیا ہے اور بعض اردو اخبارات میں اس پر رائے زنی کی گئی ہے۔ جس میں لفظ دعویدار سے یہ سمجھا گیا ہے کہ لڑکیاں ان لوگوں کو واپس کر دی جائینگی۔ جن سے برآمد ہوئی ہیں۔

صحیح صورت یہ ہے کہ برآمد کی جانے والی بعض لڑکیوں کے متعلق یہ جھگڑا پیدا ہوتا ہے کہ ان کے مسلمان رشتہ دار پاکستان میں ہیں یا ہندوستان کے کسی حصہ میں۔ اس صورت میں ان لڑکیوں کے متعلق ہندوستان اور پاکستان دونوں ملکوں میں اعلان کیا جاتا ہے اور انہیں ان کے قریب ترین رشتہ دار کے حوالے کیا جاتا ہے۔ دعویدار سے مراد وہ شخص ہے۔ جس کا لڑکی کے ساتھ خون کا رشتہ ہو اور لڑکی حوالے کرنے کا آخری فیصلہ محض رشتے کی قربت کی بناء پر کیا جاتا ہے۔ جب کوئی ایسا فیصلہ کیا جائے تو پاکستان کا نمائندہ کمشنر موجود ہوتا ہے۔ اس بات کی بھی احتیاط کی جاتی ہے کہ وہ رشتہ دار جس کے حوالے لڑکی کی جاتی ہے نہ صرف خون کا رشتہ رکھتا ہے۔ بلکہ بڑی عمر کا بھی ہے اور ہر لحاظ سے لڑکی کے مفاد کا تحفظ کر سکتا ہے۔

شام کی طرف سے لیفٹننٹ کرنل برنا ڈوٹ اور کنٹر برطانیہ کا شکریہ

دمشق ۶ جون شام کے وزیر خارجہ امیر عادل ارسلان نے لارڈ گوڈٹ اور کنٹربری کے آرک بشپ کا شکریہ ادا کیا ہے اور اس رائے کی تعریف کی ہے۔ جو انہوں نے دار الامراء میں بیت المقدس کو بین الاقوامی بنانے کے سلسلے میں ظاہر کی۔

انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی بنانے سے خونی جنگوں اور مذہبی مقامات کی تباہی کا سدباب ہو سکے گا۔ (اسٹار)

امریکہ عربوں کی حمایت پھر کرنے لگا؟

لوسین ۶ جون اطلاع ملی ہے۔ کہ اقوام متحدہ کے مصالحتی کمیشن میں امریکہ کے رویہ میں ایک قابل ذکر تبدیلی ہوئی ہے کمیشن کے حلقوں کا کہنا ہے کہ امریکہ نے اب اسرائیل کی پیش کردہ "غازہ پلان" کی حمایت سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ جس کی مذمت عرب ترجمانوں نے کی تھی۔ اور اب عرب تجاویز کی حمایت کر رہا ہے۔ کہ عرب مہاجرین کو مغربی گلیلی لدا اور رملہ کے علاقوں، بیرسبع اور یروشلم کے معرازہ ضلع میں فوراً واپسی کی اجازت دی جائے۔ اس علاقے سے مہاجرین کی کل تعداد کا اندازہ ایک لاکھ سے ڈیڑھ لاکھ کے درمیان لگایا جاتا ہے۔ عرب اس امر پر زور دے رہے ہیں کہ "اسرائیل" بطور نیک نیتی خواہشات کے۔ امن کے عام سمجھوتے سے پہلے اس تجویز کو منظور کرے۔

اس افواہ کا کہ ممکن ہے کہ "اسرائیلی" وفد کو کم درجہ نمائندوں سے بدل دیا جائے امریکہ نے یہ جواب دیا ہے کہ وفد کی حیثیت میں کمی کو "واک آوٹ" (اخراج) سے تعبیر کیا جائے گا۔

عربوں کی حمایت میں امریکہ کے رویہ کی تبدیلی کی وجہ واشنگٹن سے نئی ہدایات اور امریکی دفتر خارجہ کے مشرق قریب کے ڈپٹی ڈائریکٹر مسٹر رمنیڈ ہر کی لوسین آمد بتائی جا رہی ہے۔ (اسٹار)

دمشق ۶ جون شام، پاکستان۔ بیونس آئرس روم میڈرڈ میں لیگیشن قائم کرے گا۔ (اسٹار)

شرق اردن نے قرنطینہ کی پابندیاں اٹھا لیں

کمشنر صحت عامہ کی اطلاع کے مطابق شرق اردن کی حکومت نے قرنطینہ کی وہ پابندیاں اٹھا لی ہیں۔ جو شمال مغربی سرحدی صوبہ سے جانے والے افراد پر ہیضہ کے باعث عائد کی تھیں۔

(کمشنر صحت عامہ حکومت پاکستان)